GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

Sheikh-ul-Quran Maulana Ghulam Allah Khan's Services in Quranic Exegesis and an Overview of his Method of Interpretation

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کی تفسیری خدمات اور منہج تفسیر کا علمی جائزہ

Wali Zaman
Dr. Zeeshan
Dr. Sajid Khan
Associate Professor GDC Ghoriwala Bannu
Lecturer HITEC University Taxila Cantt
Assistant Director, P&D, University of Science & Technology Bannu

Abstract

Maulana Ghulam Allah Khan, widely known by the scholarly title "Awla Sheikh al-Quran," was a respected Islamic scholar in Pakistan. In addition to his scholarly services, he dedicated himself to teaching and interpreting the Quran. In this exegesis, Maulana Ghulam Allah Khan provided detailed explanations of various aspects and meanings of Quranic verses, offering astonishing insights. This three-volume exegesis by Maulana Ghulam Allah Khan covers various Quranic issues, providing in-depth details and explanations. In this introduction, Maulana Ghulam Allah Khan provided detailed information on introductory issues related to Jawahir al-Quran. In the final work, Maulana Ghulam Allah Khan discussed the methodology of Tafsir Jawahir al-Quran, emphasizing interpretation based on the Quran, interpretation based on Hadith, and interpretation based on the sayings of the companions and followers. He also paid special attention to the connection between different parts of the Quran, including summaries of surahs and relationships between verses. Maulana Ghulam Allah Khan's exegetical contributions established him as a significant Islamic scholar. Through his efforts in teaching and interpreting the Quran, he guided scholars and students, becoming a prominent figure among Islamic scholars in Pakistan.

Keyword- Biography of Maulana Ghulam Allah Khan

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کا تعارف

مولانا غلام اللہ خان چھچھ، اٹک، پنجاب، پاکستان میں 1905ء میں پیدا ہوئے [1]۔ ان کا شجرہ نسب محمد بن علی ابن ابی طالب سے جاملتا ہے اور والد کا نام ملک فیروز خان تھا، جو اپنے علاقے کا بڑا زمیندار بھی تھا۔[2] مولانا غلام اللہ خان کی داد کا نام ملک نواب خان تھا[3]۔ ولادت کے وقت ان کی دادی نے ان کا نام "غلام خان" تجویز کیا تھا، جسے پھر مولانا عبدالقادر رائے پوری نے "غلام اللہ خان" میں تبدیل کردیا[4]۔ ان کا لقب "شیخ القرآن" تھا، جو ان کے استاد تفسیر مولانا حسین علی کی محبت کی بنا پر عطا کیا گیا تھا[6]۔ مولانا سمیع الحق دامت برکاتہ فرماتے ہیں۔ "کہ یہ لقب اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے آپ ہی کو عطا ہوا تھا" جو کہ ایک منفرد و یگانہ لقب ہے[7] مولانا غلام اللہ خان نے اپنی تعلیم اپنے گاؤں کے مسجد امام

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)

(October- December)

سے شروع کی اور مختلف علوم اور تفسیر قرآن کی تعلیم حاصل کی۔انہوں نے خود کو انبیاء علیہم السلام کے وارث بننے کا خواب دیکھا اور اپنے والد کو ملک بنانے کی بجائے دینی علوم کی طلب میں مصروف کر دیا[8]۔آپ نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں کے ایک سرکاری سکول میں حاصل کیا جبکہ مڈل اور نویں جماعت تک کی تعلیم قریبی گاؤں" بہادر خان" سے حاصل کی[9] آپ کے والد مولانا کو خاندانی رسم ورواج کے ناطے آپ کو ملک بنا دینا چاہتا تھا۔مگر وہ انبیاء علیہم السلام کے وارث بننا چاہتے تھے[10] مولانا غلام اللہ خان کی تعلیم مختلف علوم میں ہوئی اور انہوں نے مختلف مدارس میں تدریس دی، جس سے ان کا لقب "شیخ القرآن" حاصل ہوا۔انہوں نے گجرات کے ایک گاؤں "انہی" کے مدرسہ حسنیہ میں تدریس دی اور مختلف علوم کی تعلیم دی[11]۔

قرآنی علوم کی تحصیل:۔

علامہ غلام رسول فضلاء کو دستور کے مطابق فراغت کے بعد قرآنی علوم و معارف سیکھنے کیلیے ضلع میانوالی کے ایک گاوں بھچراں بھیج دیتے تھے۔ جہاں رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی ضلع میانوالی میں درس قرآن وحدیث دیتے تھے۔اس دستور کے مطابق آپ نے مولانا کو بھی وہاں جھج دیا تھا۔اور مولانا نے وہاں سے قرآن کی تعلیم حاصل کی[12]۔ علم حدیث مولانا رشید احمد گنگوھی سے اور تفسیر قرآن بقول مولانا حسین علی مولانا محمد مظہر سے حاصل کی[13] ۔

تفسیری خدمات:۔

۱۔ مدرسہ اسلامیہ ڈابھیل :۔ 1933ء میں فراغت کے شاہ صاحب کے مشورہ پر اسی مدرسہ میں عربی مدرس ہوئے اور درسی کتب کے ساتھ تفسیر قرآنی بھی پڑھائی[14]

۲۔ مدرسہ بمقام بھیرہ :۔اس کے بعد ضلع سرگودھا میں مدرسہ "بھیرہ" میں چند سال قرآن کی تدریس کی[15]

۳۔ راوالپنڈی :۔چند سال سرگوھا میں تفسیر قرآن کے بعد راوالپنڈی تشریف کے کر وہاں گورنمنٹ ہائی سکول میں استاد منتخب ہوئے۔ اور ساتھ ساتھ جامع مسجد " شیخان" ڈھیری حسن آباد کے امام اور خطیب بھی رہے۔ اسی اثناء میں آپ صرف درس قرآن کے مجالس قائم کرتے تھے۔ اور آپ کا اصرار تھا کہ میری تمنا ہے کہ میں لوگوں کو قرآن کی تفسیر سناؤں[16]۔

دوسرے سال 1942ء میں 25 طلباء اور پھر یہ تعداد ہر سال بڑھتی جاتی تھی۔ پھر مسجد کی تنگی کی وجہ سے راجہ بارار میں ہندوؤں سے ایک جگہ خریدی اور اسی میں دورہ تفسیر قرآن پڑھاتے[17]۔

مولانا غلام اللہ خان کے تصانیف:۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصانیف اور تالیف میں ایک کمال عطا فرمایا تھا۔ مگر اشاعت قرآن کی مصروفیت کی بنا پر ان کو تصنیف اور تالیف کا موقعہ بہت کم ملتا تھا[18]۔مولانا موصوف کے چند مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بلغتہ الحیران فی ربطہ آیات الفرقان:۔یہ وہ تفسیری نکات کا مجموعہ ہے جسکو مولانا موصوف نے اپنے استاد شیخ القرآن مولانا حسین علی سے محفوظ کرائے تھے۔اس مجموعہ کی تکمیل پر مولانا حسین علی نے نظر ثانی کر کے ایک جامع اور منفرد قرار دیا تھا[19]۔

۲۔ تفسیر جواہر القران :۔یہ تفسیر تین جلدون پر مشتمل ہے۔اس تفسیر کے چند امتیازی خصائص میں سے " عقیدہ توحید کا بیان، آیات اور سورتوں کا ربط اور ہر سورہ کے آخر میں آیات توحید کا مجموعہ " ہیں[20]۔

3۔ مقدمہ جواہر القرآن: یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو کہ جواہر القرآن کے تمہیدی مسائل پر مشتمل ہے۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

وفات:۔1980ء مولانا موصوف عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے مکہ مکرمہ چلے گئے۔ عمرہ سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ اور دوسرے عرب ممالک کا سفر کیا۔26 مئی1980ء کی رات دبئی کی مرکزی مسجد میں خطاب کا پروگرام ساتھیوں نے بنایا تھا۔جب ہی مولانا ممبر پر تشریف لے گئے تو سینے میں درد محسوس ہونے لگا۔چیک اپ علاج معالجہ کیلئے شیخ راشد ہسپتال لے گئے۔چیک اپ شروع تھا کہ دل کی شیریانیں بند ہوگئی۔مولانا نے جب موت اپنے انکھوں سے دیکھا تو فوراً سورۃ یٰسین شروع کرکے آخری سورۃ آیت پر مولیٰ حقیقی سے جاملا[21]۔

جواہر القرآن کا تعارف:۔ جواہر القرآن مولانا حسین علی کے درس قرآن کے افادات کا وہ مجموعہ ہے جو مولانا غلام اللہ کان نے اوقات درس قرآن میں ان کے افادات سے محفوظ کیا تھا۔اور مولانا کے شاگرد سید احمد حسین سجاد بخاری نے دس سال میں مولانا کی نگرانی میں اس کو ترتیب دیا ہے[22]۔

آپ کی کوشش تھی کہ مولانا حسین علی کے الفاظ بعینہ جمع کریں اور گرائمر اور قواعد کی پرواہ نہ کریں۔ تفسیر میں بعض مقامات پر شاہ انور شاہ کشمیری مولانا شبیر احمد عثمانی اور شاہ ولی اللہ کے تفاسیر اور افادات سے بھی استفادہ کیا ہے[23]۔ مثلاًفظن ان لن نقدر علیہ[24] میں مولانا انور شاہ جبکہ لا تحرک بہ لسانک[25] میں مولانا شبیر احمد عثمانی کی تحقیق کی اتباع کیا ہے[26]

سبب تالیف:

مولانا غلام اللہ خان کا تفسیر "جواہر القرآن" حسین علی کی تفسیر "بلغتہ الحیران" کی تشریح اور نئے انداز میں تدوین ہے۔ان کا ارادہ تھا کہ حسین علی کی ملفوظات اور افادات کو نقل کریں، لیکن ہر آیت کی تشریح میں اپنا منہج اختیار کریں۔اس وجہ سے انہوں نے دوسرے تفاسیر سے بھی استفادہ لیا اور اپنے تفسیر میں مختلف تفاسیر کی مواد شامل کی ہے۔

مولانا غلام اللہ خان نے حسین علی کی تفسیر کو بنیاد بنا کر، مختلف مقامات پر اپنی تشریح اور توضیحات شامل کی ہیں تاکہ قرآن کی روشنی میں مختلف پہلوؤں کی وضاحت ہو سکے اور متعلقہ مواضع پر ان کی تفسیر میں مزید روشنی ڈالی جاسکے۔[27]۔

ترتیب وتدوین:۔ تفسیر جواہر القرآن ایک مقدمہ اور تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

مقدمہ:۔کتاب شیخ القرآن کی پہلی تصنیف ہے۔جو1946ء میں تصنیف کرائی تھی۔1963ء اس مقدمہ کو" تفسیر جواہر القرآن" کا حصہ بنادیا گیا اور مولانا کے بیٹے مولانا اشرف علی نے اپنے والد کے اجازت سے اسکو ایک الگ کتاب کی شکل میں شائع کیا۔جسکا نام" البرھان فی اصول تفسیر جواہر القرآن" ہے[28]۔

تفسیر جواہر القرآن کے تین جلدوں کا مختصر تعارف:۔

جلد نمبر١:۔ یہ جلد مقدمہ اور سورۃ الفاتحہ سے لیکر سورۃ التوبہ تک قرآنی آیات کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

جلد نمبر ٢:۔یہ جلد سورۃ یونس سے لیکر سورۃ لقمان تک قرآنی آیات کی تفسیر و تشریح پر مشتمل ہے۔

جلد نمبر ٣:۔سورۃ الاحزاب سے سورۃ الناس تک قرآنی آیات کی تفسیر پر مشتمل ہے

تفسیر جواہر القرآن کے اسالیب و مناہج:۔

تفسیر کا آغاز مولانا حسین علی کی مختصر حالات زندگی اور علماء کرام کی تعریفات سے ہوتا ہے۔

تفسیر بالقرآن کا طریقہ اختیار:

قرآن کی تفسیر میں بالقرآن کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے، جس سے معنی کی وضاحت بہتر ہوتی ہے۔

تفسیر بالحدیث واقوال الصحابہ والتابعین:

تفسیر میں بعض مقامات پر حدیث اور صحابہ کے اقوال کا استعمال کیا گیا ہے۔

سورہ کا خلاصہ اور ربط:

ہر سورہ کے شروع میں سورہ کا خلاصہ دیا گیا ہے اور سورتوں اور آیات کے درمیان ربط بیان کیا گیا ہے۔

آیات التوحید کا الگ کرنا:

ہر سورہ کے آخر میں "آیات التوحید" کو الگ کرکے ایک انیق انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

متقدمین اور متاخرین اسلاف کا تفسیر:

تفسیر میں متقدمین اور متاخرین اسلاف کے تفسیرات کو جمع کیا گیا ہے تاکہ مبتدی ان تفاسیر سے بے نیاز ہو جائے۔

فہرست عنوانات:

ہر جلد کے آخر میں فہرست عنوانات شامل ہوتی ہے تاکہ کسی آیت کی تشریح ملنا آسان ہو۔

یہ اسلوبیات اور منہاج کا مجموعہ مختصر اور منظم تفسیر کو بہترین طریقے سے پیش کرتا ہے، جو قرآن کی تعلیمات کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور قارئین کو موضوع کی وضاحت فراہم کرتا ہے۔[29]

تفسیر جواہر القرآن کے خصوصیات:

1۔مقدمہ: ہر مفسر اپنے تصنیف سے قبل ایک مقدمہ لکھتا ہے جسمیں وہ تین چیزوں کی وضاحت کرتا ہے۔

1۔اصطلاحات کی وضاحت:

i. دلیل:۔یہ اس وضاحت اور تشریح کا نام ہے جس سے دعویٰ ثابت کیا جاتا ہے"[30]۔

ii. تخویف:۔وہ یہ ہے۔کہ " دعویٰ حق منوانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر اپنی گرفت اور عذاب سے امت کو ڈرایا ہے اسکو تخویف کہا جاتا ہے۔اس اصطلاح کی وضاحت سورۃ العمران کی آیت نمبر 5 میں اسطرح کرتا ہے۔"ان اللہ لایخفی علیہ شیءفی الارض ولا فی السماء" [31]"بیشک، اللہ کے لئے زمین پر بھی کچھ چھپا ہوا نہیں اور آسمان میں بھی نہیں ہوتا۔"[32]۔

2۔فوائد مختلفہ:

مقدمہ کے دوسرے حصے میں مولانا غلام اللہ خان نے قرآن کریم کے اصولی مباحث و مضامین اور عنوانات کو جامع اور مختصر انداز میں بیان کیا ہے۔انہوں نے مقدس قرآن مجید کی مضامین کو منطقی اور فکری بنیادوں پر مبنی طریقے سے تفسیر کیا ہے۔

مثال:

شیخ القرآن نے مضامین قرآن کے بارے میں لکھتا ہے: "قرآن پاک کل پانچ مضامین اور مباحث پر مشتمل ہے، جن میں مختلف اصولی اور فکری موضوعات شامل ہیں۔

1. توحید:

قرآن میں اللہ کی واحدیت اور عظمت پر زور دیا گیا ہے، اور مولانا نے اس موضوع پر تفصیلات فراہم کی ہیں۔

2. رسالت:

قرآن میں پیغمبروں کے ذریعے اللہ کی ہدایت کا بیان ہے، اور اس حقیقت پر تشریحات ملاحظہ کی گئی ہیں۔

3. قیامت:

مولانا نے قرآن مجید میں قیامت کی حقیقت پر زور دیا ہے اور اس پر تفصیلات فراہم کی ہیں۔

4. تخویف:

قرآن میں نفرتناک عذابوں اور انتقام کی باتیں آئی ہیں، جن پر مولانا نے تشریحات پیش کی ہیں۔

5. تشبیہ:

قرآن میں مختلف مواقع پر اللہ کی صفات کی بیانیہ اور تشبیہات آئی ہیں، جن پر مولانا نے معقول اور منطقی تشریحات فراہم کی ہیں۔

مولانا نے ان مضامین کو قرآنی تصدیقات اور فکری بنیادوں پر بنا کر قارئین کو علمی اور فہمی روشنی فراہم کرنے کا مقصد رکھا ہے۔

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

۳ آلہ کی وضاحت:

مقدمہ کے تیسرے حصے میں مولانا غلام اللہ خان نے مباحث کو مفصل و مدلل انداز میں ذکر کیا ہے، جہاں انہوں نے انتہائی مقصود خود قرآن کی وضاحت کرنا کو اہمیت دی ہے۔

مثال:

مثلاً، قرآن سے مقصود توحید ہے، اور مولانا نے لفظ "الٰہ" کی تشریح و تفسیر قرآنی آیات سے ایک ایسے انداز میں کیا ہے کہ جس سے معبود برحق ثابت ہوتا ہے اور الٰہ باطلہ خود بخود مٹ جاتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کی روشنی میں توحید کی حقیقتوں کو بیان کیا ہے اور معاشرتی معلومات کو ترتیب دی ہے۔

شرک کے اقسام:

مولانا نے شرک کے مختلف اقسام اور ان کی تفصیلات پر مبنی گفتگو کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ قرآن کی روشنی میں شرک کی کتنی بڑی ناپسندی ہے اور اس سے بچنے کے لئے کیا کیا گیا جا سکتا ہے۔

دوسرے تحریمات:

مولانا نے دوسرے تحریمات پر بھی تفصیلی گفتگو کی ہے جو دوسرے تفاسیر میں نایاب ہونگے۔ انہوں نے قرآن کے احکامات اور حکمات کو مفصل تفصیلات کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ قارئین کو ان حقائق کا معلوماتی اور عملی جانکاری اطلاع حاصل ہو۔

مولانا غلام اللہ خان نے اس حصے میں قرآن کی تشریحیں فراہم کر کے قارئین کو دینی تعلیمات اور اصولوں کی درست فہم حاصل کرنے میں مدد فراہم کی ہے[33]۔

2۔ خلاصہ:۔ مولانا نے اپنے تفسیر میں ایک التزام بیان کیا ہے کہ ہر سورۃ کا خلاصہ مختصر اور جامع الفاظ سورۃ کے شروع میں بیان کیا ہے۔ مثلاً، سورۃ البقرہ کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ سورۃ بقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول ابتداء سے والئک ھم المتقون تک ہے۔ اور دوسرے حصہ وہاں سے لیکر سورۃ کے آخر تک ہے۔

حصہ اول میں دو مضامین بیان کئے گئے ہیں:

۱. توحید: اس حصے میں خدا کی واحدیت کا تعلق ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کو متقی قرار دیا گیا ہے۔

۲. رسالت: اس حصے میں نبوت اور رسالت کا موضوع ہے، جس میں پیغمبروں کی بشارتیں اور ان کے دعوتی پیغامات پر غور کیا گیا ہے۔

دوسرے حصے میں مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی اصلاح کے طریقے اور داخلی نظام کو درست کرنے کیلئے انتظامی امور کا بیان ہے۔ یہاں مختلف جوانب سے معاشرتی، اخلاقی، اور حکومتی اصلاحات پر غور کیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں کو اچھے معاشرتی اور دینی راستے پر چلنے کے لئے راہنمائی ملے۔[34]

3۔ حوالہ جات:۔** حوالہ جات:**

شیخ القرآن نے اپنے تفسیر میں جن جن کتب سے استفادہ کیا ہے اور ان کے حوالے بھی درج کئے ہیں تاکہ یہ ہو جائے کہ مذکورہ صرف شیخ القرآن کی نہیں بلکہ سلف صالحین کا بھی ہے۔

4۔ ترجمہ نہ کرنا:

شیخ القرآن نے اپنے تفسیر میں یہ التزام کیا ہے کہ جہاں پر عربی کتب کے حوالے دیئے ہیں ان کا ترجمہ نہیں کیا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک مقام پر ابن جریر طبری کے حوالے سے لکھتا ہے: ۔" الا انھم ھم السفھآء[35] دون المومنین المصدقین باللہ و برسولہ[36]

5۔ نحوی تحقیق کرنا:۔** نحوی تحقیق:**

شیخ القرآن نے بعض مقامات پر اپنی تفسیر میں نحوی ترکیب کی ہے۔ مثال کے طور پر، سورۃ حم السجدۃ میں آیت 37 کا تحلیل نحوی درج ذیل ہے:

"ذٰلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم"

ظَنُّکُم: اسم موصول

ذٰلک: اسم موصول

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
GUMAN
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

الذی: اسم موصول

ظَنَنتُم: فعل ماضٍ مبنی علی الضم فی محل رفع فاعل: اَنتم

بِرَبِّکُم: جار و مجرور متعلقان بہ "ظَنُّکُم"

اَرْدَکُم: فعل مضارع مبنی علی الضم فی محل رفع فاعل: اللہ

تحلیل میں "ظَنُّکُم" صفت موصول ہے، جو "ذٰلِکُم" اور "الذی" کے موصول ہیں۔ "ظَنُّکُم" اور "الذی" ملکر "ذٰلِکُم" کو مبتداء بناتے ہیں۔ "بِرَبِّکُم" اور "اَرْدَکُم" ملکر "ظَنُّکُم" کو خبر بناتے ہیں۔

یہ تحلیل نحوی اظہار کرتا ہے کہ آیت 37 میں "ذٰلِکُم ظَنُّکُم الذی ظَنَنتُم بِرَبِّکُم اَرْدَکُم" کا ترکیب ہے، جس میں موصول، مبتداء، خبر اور جار و مجرور کے تعلقات کو بیان کیا گیا ہے۔[38]۔

6۔ علم معانی:۔ شیخ القرآن نے اپنی تفسیر میں تقریباً تمام فنون سے استفادہ کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام فنون پر ان کو کمال حاصل تھا۔ مثلاً علم معانی کے قواعد ذکر کرتا ہے۔" الیہ یرد علم الساعۃ" [39]اس میں مولانا نے لکھا ہے کہ اسمیں" تقدم مفید حصر ہے"[40]

7۔ ربط بین السور:

مولانا غلام اللہ خان کی تفسیر جواہر القرآن میں ہر دو سورتوں کے درمیان ربط اور تعلقات کو واضح بیان کیا گیا ہے، جو قرآن کے متن میں تعلقات کی فہم میں مدد فراہم کرتا ہے۔

تعلق بین السور:

1 قرآنی تناسب: مولانا نے ہر سورت کے شروع میں اور ختم میں اس تعلق کو اظہار کیا ہے کہ یہ سورۃ الفاتحہ سے لے کر آخری سورہ والناتک ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ یہ تناسب قارئین کو قرآن کے مختلف حصوں کے درمیان موضوعاتی اور تعلقاتی روابط کو محسوس کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

2 تسلسل در تلاوت: اس ربط سے یہ تسلسل حاصل ہوتی ہے کہ ایک سورۃ سے دوسری سورۃ تک پہنچتے ہوئے قرآن کی تلاوت میں تسلسل محسوس ہوتی ہے۔ یہ قارئین کو تلاوت کی تسلسل میں مدد فراہم کرتا ہے جو ایک منطقی اور متسلسل تفکر کو پیدا کرتا ہے۔

3 معنوی تعلقات: اس تفسیر کی مثالی تعلیمات، قرآن کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے جوڑے ہونے والے معنوی تعلقات کو آسانی سے سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ افراد کو قرآن کے متن میں موجود معانی اور مفاہمت سے متعلق درست سمجھ پیدا ہوتی ہے۔

مولانا غلام اللہ خان کی یہ مثالی تعلیمات قرآنی تفسیر میں علماء اور قارئین کو مختلف قرآنی حصوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہونے والے تعلقات کو بہترین طریقے سے سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں[41]۔

8۔ ربط بین الرکوعات:۔ شیخ القرآن نے تمام قرآن میں رکوعات کے درمیان ربط بیان کیا ہے[42]۔

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

9 ۔آیات توحید کی نشاندہی:۔ شیخ القرآن نے اپنی تفسیر میں ابتداء سے انتہاتک یہ التزام کیا ہے۔کہ ہر سورۃ میں جو آیات توحید ذکر کئے گئے ہیں۔ان کی نشاندہی صراحتہََ یا ضمناًاسی سورۃ کے آخر میں کیا ہے[43]۔

10۔اشعار:

مصنف کی ایک اچھی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اپنے تصانیف میں جہاں اشعار کی ضرورت محسوس کی ہے تو کبھی اس سے اعراض نہیں کیا ہے۔اور مسئلے کو اشعار کی صورت میں خوب واضح کیا ہے۔

تفصیل:

صداقت اور صداقت:

مصنف کی صداقت یہ ہے کہ جب بھی اشعار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، وہ اس پر عمل کرتا ہے اور مسئلے کو اشعار کی صورت میں صادقانہ طور پر پیش کرتا ہے۔

زبانی کی چرچا:

مصنف کی زبانی میں اشعاروں کی چرچا ہوتی ہے، جس سے مسئلہ یا موضوع واضحیت اور جاویدانی حاصل کرتا ہے۔

اصطلاحات کا استعمال:

- مصنف اشعار میں اصطلاحات اور خیالات کا ماہر ہوتا ہے، جو مسئلے کو مزید جذاب اور سمجھنے میں آسان بناتا ہے۔

تاثرات کا خوبصورت انداز:

مصنف اشعار کا استعمال خوبصورت انداز میں کرتا ہے تاکہ مقصود اور اہمیت مسئلے میں اضافہ ہو اور قارئین کو متاثر کرے۔

ترتیب وتدبیر:

اشعار مصنف کو مسئلے کو ترتیب دینے اور خوبصورتی سے پیش کرنے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے، جس سے قارئین موضوع کو سے سمجھ سکتے ہیں[44]۔

11۔تفسیر روح المعانی کے حوالہ جات:

شیخ القرآن نے اپنی تفسیر "جواہر القرآن" میں مختلف تفاسیر کے حوالے دیئے ہیں تاکہ قرآن کی تشریح میں متنوع دیدگاہوں اور تفسیری انداز کا اظہار ہو سکے۔ان حوالہ جات میں سے زیادہ حوالہ جات "روح المعانی" فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی علامہ محمود الوسی کے تفسیر سے دیئے گئے ہیں۔

مثالیں: تفسیر قرطبی:

شیخ القرآن نے قرطبی کی تفسیر کی حوالہ جات دی ہیں تاکہ قارئین کو مختلف تفاسیر کی دیدگاہ سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

تفسیر ابنِ کثیر:

ابنِ کثیر کی تفسیر کے حوالے سے بھی اشارہ کیا گیا ہے، جو قرآنی تعلیمات کو مختلف زوائد کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

تفسیر کبیر:

کبیر کی تفسیر سے بھی مختصر حوالہ دیا گیا ہے تاکہ مختلف علماء کے نظریات کا جائزہ لیا جا سکے۔

تفسیر مظہری:

مظہری کی تفسیر کے حوالے سے بھی اشارہ کیا گیا ہے، جو قارئین کو علمی و تفکری دھان سے آگاہ کرتی ہے۔

تفسیر روح المعانی(علامہ محمود الوسی):

زیادہ حوالہ جات "روح المعانی" فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی علامہ محمود الوسی کے تفسیر سے لی گئے ہیں، جو قرآنی مواضع کو فہمانے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔[45]

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

12۔ **تفسیر القرآن بالقرآن:۔** قرآن پاک کی تفسیر میں بلند پایہ مقام کی تفسیر وہ ہے۔جو قرآن پاک کی تفسیر قرآن پاک سے کیا گیا ہو۔ مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیت " صراط الذین انعمت علیھم " [46] کی تفسیر مولانا نے یوں کیا ہے۔کہ اس سے مراد " انبیاء علیھم اسلام، صدیقین، شھداء اور صالحین " ہیں۔اور استدلال اسی سورۃ کے آیت نمبر سے کیا ہیے۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولیک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء[47]۔

۱۵۔تفسیر القرآن بالسنۃ:۔ دوسرا مرتبہ تفسیر القرآن بالسنۃ کا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی چیز قرآن میں موجود نہ ہو تو سنت سے استدلال کرنا ہوگا جیسا کہ حدیث معاذ میں آیا ہے۔کہ جب ان کو یمن کا گورنر بھیجا گیا تو ان کو رسول اللہ نے نصیحت کی۔کہ اگر کوئی مسلہ قرآن میں نہ ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ سنت سے استشہاد کرونگا[48]۔

تقریظات مشاہیر اسلام:۔

اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ جتنا نامور اور جید علماء کرام کسی تفسیر پر اپنا بہترین الفاظ میں رائے لکھتا ہے۔اتنا وہ تفسیر علماء میں مقبول ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل علماء نے تقریضات درج کئے ہیں۔

۱۔علامہ سباح الدین کاکاخیلوی:۔ " میں سمجھتا ہوں کہ جواہر القرآن کے مطالعہ سے عوام الناس کو عمومی طور پر اور علماء اور طلباء کو ربط آیت ، تفسیری نکات اور لطائف کا علم خصوص طور پر ہوگا[49]۔

۲۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور تفسیر جواہر القرآن:

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تفسیر "جواہر القرآن" کا مطالعہ ایک بے مثال تجربہ ہوتا ہے۔انہوں نے قرآن کی تفسیر میں خاص مقدمے کے ساتھ مطالب و معانی، ربط آیات اور السور کو بہترین طریقے سے پیش کیا ہے۔

مقدمہ:

توجہ اور استقبال:

مقدمہ میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تفسیر کو شروع کرتے ہوئے قارئین کی توجہ پر زور دیا ہے اور انہیں قرآن کی معنویتوں کی طرف راغب کرنے کا پیغام دیا ہے۔

مطالب و معانی:

مطالب و معانی کی تفصیلات میں، مولانا نے قرآن کے مختلف مسائل اور موضوعات کو مبین کیا ہے اور ان کی معانی کو سمجھانے کیلئے تفصیلات فراہم کی ہیں۔

ربط آیات والسور:

مولانا نے السور اور آیات کے درمیان ربطات کو وضاحت دی ہے، جس سے قرآن کی تشریح میں تسلسل حاصل ہوتا ہے اور قارئین کو موضوعات کی گہرائیوں میں مشغول کرنے میں مدد ملتی ہے۔

بے مثال تفصیل:

مولانا نے تفسیر میں بے مثال تفصیلات پیش کی ہیں جو قارئین کو قرآنی آیات کی حقیقتوں کے قریب لے آتی ہیں اور انہیں عمقی بصیرت حاصل ہوتی ہے[50]۔

۳۔مولانا سید سلمان ندوی:۔ مولانا سید سلیمان ندعی فرماتے ہیں کہ جب میں نے جواہر القرآن پڑھی بہت خوشی ہوئی کہ آپ کے شیخ کو قرآن پاک پر کمال حاصل تھا[51]۔

٤۔ مولانا محمد ولی اللہ میانوال:۔ مولانا کی تصنیف کردہ تفسیر " جواہر القرآن " کے بعض مقامات کا بغور مطالعہ کیا۔بحمد اللہ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق توضیح و تشریح نہایت آسان اردو زبان اور محققانہ طرز کے مطابق پایا[52]۔

٥۔ مولانا ظفر احمد عثمانی:۔ جواہر القرآن اردو زبان میں فہم قرآن کیلئے بہت مددگار ہے اللہ تعالی شیخ القرآن کو خیر الجزا فی الدارین تصیب کریں۔کہ انھوں نے اس مجموعہ کو ترتیب دے کر شائع کیا[53]۔

٦۔ مولانا رسول خان شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور:

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

مولانا رسول خان، جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث ہیں اور آپ نے مولانا غلام اللہ خان کے تفسیر "جواہر القرآن" کے جلد نمبر 1 کے بعض مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔ الحمد للہ، آپ نے قرآن کے مقاصد کو احسن طریقہ سے سمجھا ہے۔

تفسیر جواہر القرآن:

تفسیر کی معیاریت:

آپ نے مولانا غلام اللہ خان کی تفسیر کی معیاریت کا اہتمام کیا ہے، جس سے قرآن کی صحیح فہم میں مدد ملتی ہے۔

مقاصد قرآن:

مولانا رسول خان نے مقاصد قرآن کو احسن طریقہ سے پائے ہیں، جو قرآنی مضامین کو درست سلسلے میں سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

تفسیر کا موضوع:

آپ نے تفسیر کے موضوع پر توجہ دی ہے اور مولانا غلام اللہ خان کی تفسیر کے اہم مقامات کا مطالعہ کر کے اس کا موضوعی پس منظر سمجھا ہے۔

سمجھائیں اور ترجمے:

مولانا رسول خان نے مولانا غلام اللہ خان کی تفسیر کے ذریعے قرآن کے متن کو سمجھنے اور ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

تعلیمات:

آپ نے قرآن کی تعلیمات کو مختلف مقاصد کے ساتھ پیش کیا ہے، جس سے اہم اصولوں کی فہم میں اضافہ ہوا ہے۔

مولانا رسول خان کا قرآن کی تفسیر میں مطالعہ ایک بہترین طریقہ ہے تاکہ قرآنی مقاصد کو درستی سے سمجھا جاسکے اور اس کے اہم اصولوں کا بہترین طریقہ سے استفادہ اٹھایا جا سکے[54]۔

خلاصۃ البحث

مولانا غلام اللہ خان، جو "اولا شیخ القرآن" کے عنوان سے معروف تھے، پاکستان کے معروف اسلامی عالموں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے علمی خدمات کے علاوہ، قرآن کی تعلیم و تفسیر میں بھی اپنی محنتیں دیں۔

تفسیری خدمات:

تفسیر بلغتہ الحیران فی ربطہ آیات الفرقان:

اس تفسیر میں مولانا غلام اللہ خان نے قرآنی آیات کے مختلف پہلوؤں اور معانی پر حیرت انگیز تفصیلات فراہم کی ہیں۔

تفسیر جواہر القرآن:

یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے اور مولانا غلام اللہ خان نے اس میں مختلف قرآنی مسائل پر تفصیلات فراہم کی ہیں۔

مقدمہ جواہر القرآن:

اس مقدمے میں، مولانا غلام اللہ خان نے جواہر القرآن کے تمہیدی مسائل پر تفصیلات فراہم کی ہیں۔

تفسیر جواہر القرآن کا منہج:

مولانا غلام اللہ خان نے اپنی آخری تصنیف "تفسیر جواہر القرآن" میں ایک خصوصی منہج پر بات چیت کی ہے، جو قرآن کے تفسیر کو مختلف زاویوں سے دیکھنے اور سمجھنے کا مظبوط ترین طریقہ فراہم کرتا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن: مولانا نے قرآن کی تفسیر کو خود قرآن کے آیات کی روشنی میں کرنے کا اہمیت دی ہے۔ یعنی، ایک قرآنی آیت کا تفسیر دوسری قرآنی آیتوں کی تفسیر کی روشنی میں کرنا۔ اس سے تفسیر میں مستقل تسلسل اور موضوعات کی ربط بنیادی ہوتی ہے۔

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

تفسیر القرآن بالحدیث: مولانا نے قرآن کی تفسیر میں حدیثوں کو بھی مد نظر رکھا ہے۔قرآنی متن کی تشریح اور تفسیر میں حدیثوں کا استعمال، قرآنی معانی کی درستی اور تفصیلات میں مدد فراہم کرتا ہے۔

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ والتابعین: مولانا نے قرآن کی تفسیر میں صحابہ کرام اور تابعین کی قول و فعل کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ان کا راہنمائی اور تفسیری تجزیہ، قارئین کو صحیح سمجھ اور تلاش میں مدد فراہم کرتا ہے۔

ربط بین السور: مولانا نے تفسیر جواہر القرآن میں ہر دو سورتوں کے درمیان ربط اور تعلقات پر خصوصی توجہ دی ہے۔اس سے قرآن کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہونے والے تعلقات کو بہترین طریقے سے سمجھنے میں مدد فراہم ہوتی ہے۔

یہ تفسیری منہج، قرآن کی تفسیر میں متعلقہ مواضع کو سمجھنے کو سہولت فراہم کرتا ہے اور قرآنی معانی کو مکمل طور پر فہم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔۔

مختصر سیرت:

مولانا غلام اللہ خان نے قرآن کی تعلیم و تفسیر میں اپنی محنتوں کے ذریعے اہم اسلامی عالم بنایا اور اپنے تفسیری خدمات سے علماء اور طلباء کو ہدایت فراہم کی ہے۔

حواشی و حوالہ جات:

1. راہی، اختر، تذکرہ علمائے پنجاب، ص412، مکتبہ رحمانی اردو بازار لاہور، 1981
2. الیاس، محمد، میاں، "حیات شیخ القرآن" ، ناشر، مولانا محمد حسین علی اکادمی، راولپنڈی، مطبع الاشاعت اکیڈمی و پرنٹنگ ایجنسی محلہ جھنگی پشاور۔ ص26
3. الرحمان، حبیب، قاری، ماہنامہ تعلیم القرآن، بعنوان حالات زندگی،، ناشر دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی۔ ص111
4. عبد المعبود، محمد، " سوانح حیات مولانا غلام اللہ خان صاحب" ۔کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی .ص3
5. تذکرہ علمائے پنجاب، ص413
6. م سوانح حیات مولانا غلام اللہ خان صاحب، ص4
7. ماہنامہ "الحق" ماہ رجب1400، دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک
8. سوانح حیات مولانا غلام اللہ خان صاحب، ص5
9. حیات شیخ القرآن، ص26
10. ایضا، ص27
11. الحفیظ، عبد بن عبد العزیز، "شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، سوانح، افکار، اعمال" ، مطبع، مکتبہ عزیزیہ، راولپنڈی، 1980ص46
12. سوانح حیات مولانا غلام اللہ خان صاحب ص9
13. سوانح حیات مولانا غلام اللہ خان صاحب ص18
14. الرحمٰن، فیوض، قاضی۔مشاہیر علماء دیوبند، مطبع العالمین پریس لاہور۔ بحوالہ یادر فتگاں1841
15. الشکور، عبد، مفتی، ہفت روزہ خدام الدین لاہور، بعنوان شیخ الاسلام، شبیر احمد عثمانی، شمارہ نمبر23، دسمبر1984ء
16. ایضا ص33
17. حیات شیخ القرآن، ص32
18. فیوض الرحمٰن، قاری: مشاہیر علماء دیوبند، ص371
19. ماہنامہ تعلیم القرآن بعنوان" مختصر حالات زندگی" ص115
20. الرئوف، عبد قاری۔" عظمت کے معیار سازی" ص210

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

21. سوانح حیات حضرت مولانا غلام اللہ خان ص67
22. خان،اللہ، غلام۔ مقدمہ جواہر القرآن، مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی۔ج1ص 21
23. القاسمی، ضیاء، مولانا، شیخ القرآن" بعنوان" نقوش زندگی، ص38
24. سورہ البقرہ آیت نمبر123
25. سورۃ القیامۃ، آیت نمبر16 .
26. حیات شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، ص243
27. مقدمہ تفسیر جواہر القرآن، ص7
28. حیات شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، ص246
29. ایضاص247
30. جواہر القرآن، ج1، ص17
31. سورۃ العمران آیت5
32. جواہر القرآن، ج3، ص143
33. کورائی، الکریم، عبد۔ تفسیر بیضاوی، مکتبہ حقانیہ پشاور۔ص12
34. جواہر القرآن ج1، ص17
35. سورۃ البقرۃ آیت نمبر13
36. جواہر القرآن ج1، ص23
37. سورۃ حم السجدہ آیت نمبر23
38. جواہر القرآن ج3، ص107
39. سورۃ حم السجدہ آیت نمبر48
40. جواہر القرآن ج3، ص1075
41. ایضاج3، ص1362
42. ایضاج2، ص877
43. ایضاج3، ص1159
44. ایضاج2، ص743
45. الوسی، محمود۔ روح المعانی، مکتبہ علمیہ، ج3، ص43
46. سورۃ الفاتحہ، آیت نمبر6
47. سورۃ النسا آیت نمبر69
48. بخاری، محمد۔ صحیح البخاری، مکتبہ حقانیہ ج2، ص359
49. مقدمہ جوہر القرآن، ج1، ص8
50. ایضاص9

51. ایضاً،ج۱،ص9
52. ایضاً10
53. ایضاً،ص8
54. ایضاً،ص8